## سوال

تعلیم میں معاونت کرنے والا خاوند تلاش کرنا

## جواب

لحمد للہ.

نہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ اپنے اسماء حسنی اور اپنی بلند صفات کے واسطہ آپ اور سب مسلمان لڑکیوں کو نیک وصالح اور اچھے خاوند عطا فرمائے، اور دین ودنیا کی سعادت آپ کے مقدر میں کرے.

ہم آپ کو تین چیزوں کی نصیحت کرتے ہیں کیونکہ میں انہیں ضروری اور اہم سمجھتا ہوں:

ل:

کار کرنے میں آپ کے لیے میزان اور معیار اخلاق اور دین ہونا چاہیے جس کے مطابق آپ کوئی فیصلہ کریں وہ اخلاق ودین ہی ہو، نہ کہ ظاہر، لیکن ہم اس سے انکار نہیں کرتے کہ ظاہر کو بھی دیکھنا مستحب اور شرعی چیز ہے لیکن اگر اس ظاہر کے ساتھ دل اور اندرونی طور پر صاف نہ ہو تو یہ چیز اللہ کے ہاں بالکل

نکہ درج ذیل فرمان باری تعالی میں بھی اسی طرح متنبہ کیا گیا ہے:

ان باری تعالی ہے:

، میں اچھا شخص وہ ہے جو اللہ تعالی پر اور روز قیامت پر، اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور سارے انبیاء پر ایمان رکھنے والا ہو، جو مال سے محبت رکھنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی کرنے والا اور زکوۃ دینے والا ہو،

ن (172/2) میں درج ہے:

ہدیہ کا قول ہے: میرے لیے یہ بہتر ہے کہ برے اخلاق والے نیک وصالح اور قاری کی بجائے اچھے اخلاق کا مالک فاسق شخص میرے ساتھ ہو"

یک شخص نے حسن رحمہ اللہ سے کہا:

میری بیٹی کے لیے کئی ایک رشتے آئے ہیں میں ان میں سے کس سے ساتھ بیٹی کی شادی کروں؟

مایا: ان میں سے جو اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کرنے والا ہے، کیونکہ جب وہ اسے یعنی آپ کی بیٹی کو پسند کریگا اور اس سے محبت کریگا تو اس کی عزت کریگا اور اگر وہ اس سے ناراض بھی ہوا تو اس پر ظلم نہیں کریگا.

ن تو حسن اخلاق کا نام ہے جس کے لیے معیار یہ ہے کہ وہ اسلام کے فرائض وواجبات کی پابندی کرنے والا ہو، اور حرام کاموں اور معاصی سے اجتناب کرے، اور نفل ونوافل اور مکارم اخلاق کی پابندی کرتا ہو.

ں کے ساتھ، اور امانت کی ادائیگی کرنے والا ہو، اور عفو ودرگزر سے کام لے، اور سخاوت کرنے والا، اور معاملات کو حسن اسلوبی سے حل کرنے والا ہو، اعلانیہ اور پوشیدہ ہر طرح اللہ کا تقوی اختیار کرنے والا ہو.

ں کی داڑھی لمبی ہو اور لباس ٹخنوں سے اونچا، یہ معیار نہیں کہ اس کے استاد اور پیر ومشائخ زیادہ ہوں، یا درس وغیرہ میں زیادہ جاتا ہو، یعنی وہ ظاہری اعمال جن سے اکثر لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں، اور وہ صرف ان ظاہری اعمال کی طرف توجہ دے کر جوہر اور اصل وحقیقت کو بھول جاتے ہیں.

م:

کرنے میں کوئی حرج نہیں، یا پھر آپ نیک وصالح خاوند تلاش کرنے کے لیے اپنے کسی ولی کو ذمہ داری دینے میں کوئی حرج نہیں، کہ اسے بتایا جائے کہ ایسے شخص سے شادی کی رغبت رکھتی ہوں، لیکن اس میں اسلوب اور طریقہ ایسا اختیار کریں جس میں کوئی حرج اور تنگی نہ ہو اور مقصد بھی پورا ہو جائے.

الی عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کا رشتہ تلاش کیا، اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے بھی اپنی بیٹی کا رشتہ کیا تھا، بہت سارے ایسے واقعات ملتے ہیں جس میں عورت کے ولی نے ہی رشتہ تلاش کرنے کی ابتداء کی ہے، جس میں حرص یہ ہوتی تھی کہ ان کی بیٹی کو سعادت حاصل ہو اور اس کے لیے بہتر خاو

اس ویب سائٹ پر ایسا جواب موجود ہے جس میں اس سلسلہ میں کچھ اصول وضوابط اور بعض تجاویز پیش کی گئی ہیں، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

م:

لہ چلو ہو جائے گا، اور اسے لیٹ کرنے میں بھی مبالغہ سے مت کام لیں، کیونکہ ہو سکتا ہے مقصد حاصل نہ ہو اور پھر آپ اس پر نادم ہوتی رہیں، اور اگر آپ کو مستقبل قریب میں شادی کی عمر نہ نکلنے اور آنسہ ہو جانے کا ڈر نہیں تو پھر یہ نصیحت مستقبل کے لیے بن سکتی ہے.

معاشرے مختلف ہیں، غالبا لڑکی انکار کرنے کی حد سے تجاوز کا ادراک نہیں کر سکتی، اس لیے اسے اپنے بارہ میں نظر دوڑانی چاہیے اور اس معاملے کا جلد ادراک کرنا چاہیے.

یخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میرے لیے نماز کی پابندی کرنے والا اور دینی طور پر قابل قبول نوجوان کا رشتہ آئے تو کیا میرے لیے اس رشتہ سے انکار کرنا ممکن ہے، کیونکہ میں تو دینی اور عقلی طور پر اس نوجوان سے بھی زیادہ کامل کی تلاش میں ہوں؟

یخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

قات جلد بازی کرنے والا غلطی کر بیٹھتا ہے، اور دیر اور سوچ سمجھ کر معاملہ کو حل کرنے والا اپنا مقصد پا لیتا ہے.

ور کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو معاملات کو موخر کر کے اپنا زیادہ معاملہ ضائع کر بیٹھتے ہیں اور رائے یہ ہوتے ہے کہ کاش وہ جلدی کر لیتے تو بہتر تھا.

و موقع ملے تو اسے یہ موقع اور فرصت ضائع نہیں کرنا چاہیے، اس لیے اگر کسی با اخلاق اور دین والے شخص کا رشتہ آئے تو پھر وہ اس رشتہ کو اس سے بھی بہتر رشتہ کے انتظار میں ضائع مت کرے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے اس سے اچھا رشتہ نہ آئے.

کر جب عورت کی عمر زیادہ ہو جائے اور وہ بڑی عمر کی ہو جائے تو پھر رشتہ آنے کی صورت میں اسے بالکل ایسی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جب تمہارے پاس ایسا رشتہ آئے جس کے دین اور اخلاق کو پسند کرتے ہو تو اس کی شادی کر دو"

ں لیے جب آنے والے رشتے کا دین اور اخلاق پسند ہو تو آپ شادی کر لیں، اور آپ ایسے معاملہ کا انتظار مت کرتی رہیں جس کے بارہ میں آپ کو علم ہی نہیں کہ آیا وہ حاصل بھی ہو گا یا نہیں" انتہی

بر (12) سوال نمبر (5).

ِمتقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

ر کوئی مناسب رشتہ آئے تو ہم یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اس رشتہ کو قبول کرتے ہوئے شادی کر لے، اور کمال طلب کو مد نظر مت رکھے" انتہی

ء (18/60).

ن آپ عمر کے اس حصہ میں ابھی راہ پر ہی ہیں ان شاء اللہ، بہت سارے لوگ تو کالج میں پڑھنے والی عورت کا رشتہ ہی طلب نہیں کرتے انہیں خدشہ ہوتا ہے کہ کہیں لڑکی کے گھر والے اس کی تعلیم مکمل ہونے سے قبل رشتہ قبول ہی نہیں کرینگے، حقیقت میں کالج میں زیر تعلیم لڑکی کی مشکلات میں یہ شامل ہے

ے خیال میں اللہ تعالی آپ کے لیے ایسا خاوند میسر کریگا جسے آپ چاہتی ہیں کیونکہ یہ شادی کی عمر ہے، اور وہ خاوند آپ کے لیے اللہ کی اطاعت میں علم نافع اور عمل صالح میں آپ کا مدد و معاون ثابت ہو گا.

پ کو ایک اہم بات کہنا چاہتے ہیں کہ علم نافع کے لیے شرط نہیں کہ وہ یونیورسٹی کے ذریعہ ہی حاصل کی جائے تو یہی علم نافع ہو گا، جسے آپ چاہتی ہیں، بلکہ عورت کو تو بغیر کسی سند اور سرٹیفکیٹ کے بہت سارا علم نافع حاصل ہو جاتا ہے.

ل آپ کے لیے کوئی نیک و صالح خاوند میسر کر دے تو پھر آپ اپنی شادی کی راہ میں تعلیم کو رکاوٹ مت بنائیں، یا آپ اپنی زندگی اور اپنے مستقبل کے خاندان کے لیے، اور اپنے گھر کے واجبات میں اس تعلیم کو زائد بوجھ مت بنائیں، اپنے خاوند اور اپنی اولاد کے ساتھ رہنا اس نظامی تعلیم سے زیادہ بہتر ہے

ل اس وقت یہ رہ بھی جائے تو بھی آپ کے لیے ابھی تعلیم حاصل کرنے کے بہت سارے مواقع اور وسائل ہیں، یعنی فضائی چینل کے ذریعہ بھی حاصل ہو سکتا ہے، اور کیسٹوں کے ذریعہ بھی اور پھر الیکٹرانک پروگرام کے ذریعہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے.

ہ سبحانہ و تعالی ہمیں اور آپ کو ایسے اعمال کی توفیق دے جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور جن سے راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

112068